غزلیں

مناظر حسن شاہین

○

ہجر کے صدموں سے لپٹی ٹولیاں رخصت ہوئیں
کرشن سے جب مل کے ساری گوپیاں رخصت ہوئیں

کٹ چکے ہیں بیشتر اخلاق و ایماں کے شجر
رُخ سے میرے گاؤں کے شادابیاں رخصت ہوئیں

وہ ادائیں وہ شرارت وہ چہل بازی کہاں
بیاہ کے گیتوں سے میٹھی گالیاں رخصت ہوئیں

کہہ دیا اک بار ہی سب رونقوں نے خیر باد
جب ہمارے گھر سے پیاری بیٹیاں رخصت ہوئیں

فکر کی رُخ پر لکیریں پُشت پر بستوں کا بوجھ
آج کے بچوں سے اُن کی شوخیاں رخصت ہوئیں

ہوگئیں بے رُوح نیندیں، ہوگئے بے کیف خواب
ماؤں کے ہونٹوں سے اب وہ لوریاں رخصت ہوئیں

دیدنی تھا کرفیو کے بعد کا منظر حسنؔ
شہر نا پُرساں سے خاکی وردیاں رخصت ہوئیں

مکان نمبر 60،محلّہ ملّت کالونی، گیا(بہار)

مہتاب انور

○

تعلق اور قربت کا گھروندہ ٹوٹ جاتا ہے
غرض داخل جہاں ہوتی ہے رشتہ ٹوٹ جاتا ہے

نظارہ کر نہ لہروں کا بہت نزدیک سے جاکر
تھپیڑوں سے بھی موجوں کے کنارہ ٹوٹ جاتا ہے

بہت محتاط رہنا دل کے لینے اور دینے میں
ذرا سی بے خیالی ہو تو شیشہ ٹوٹ جاتا ہے

ہے پوشیدہ تمہارے دل میں کیا، ظاہر ہے ہونٹوں پر
یہ کہنا کیا ضروری ہے کہ لہجہ ٹوٹ جاتا ہے

بہت اُمید جس سے ہو کہ منزل کا پتہ دے گا
فلک گردش میں رہتا ہے ستارہ ٹوٹ جاتا ہے

کہیں خوش فہمیوں میں پڑ کے سانسوں کو نہ کھو دینا
بہت مضبوط سے مضبوط دھاگا ٹوٹ جاتا ہے

کھلی آنکھوں سے کوشش کر رہا ہوں اس لیے انورؔ
سجاتا ہوں جو بند آنکھوں میں سپنا ٹوٹ جاتا ہے

B/4، ال یلیین اپارٹمنٹ، اولڈ پرولیا روڈ، ذاکر نگر، جمشید پور